سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: انتیسویں

رسالہ نمبر 9

انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ

یارسُول اللہ کہنے کے جواز کے بارے میں نورانی تنبیہیں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللّٰہ
(یارسُول اللہ کہنے کے جواز کے بارے میں نورانی تنبیہیں)

مسئلہ ۱۶۴: کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحّد مسلمان جو خدا کو خدااور رسول کو رسول جانتا ہے۔ نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بکلمہ یاندا کرتا اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یا اسئلک الشفاعۃ یارسول اللہ کہا کرتا ہے، یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں ان کا کیا حکم ہے؟ **بینوا باالکتاب توجروا یوم الحساب** (کتاب سے بیان فرمائیے روزِ حساب اجر دیئے جاؤ گے۔ ت)

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ وکفٰی والصلوۃ والسلام علٰی حبیبہ المصطفٰی واٰلہ واصحابہ اُولی الصدق والصّفا۔

کلماتِ مذکورہ بے شک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضال مضل، جسے اس مسئلہ کے متعلق قدرے تفصیل دیکھنی ہو شفاء السقام امام علام بقیۃ المجتہدین الکرام تقی الملۃ والدین علامہ زرقانی و مطالع المسرات علامہ فاسی و مرقاۃ شرح مشکوۃ علامہ علی قاری و لمعات واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ وجذب القلوب الی دیار المحبوب و مدارج النبوۃ تصانیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی وافضل القری شرح اُمّ القری امام ابن حجر مکی وغیرہا کتب وکلام علمائے کرام وفضلائے عظام علیہم رحمۃ اللہ العلام کی طرف رجوع لائے یا فقیر کا رسالہ الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال مطالعہ کرے۔

یہاں فقیر بعدرِ ضرورت چند کلمات اجمالی لکھتا ہے، حدیث صحیح مذیل بطراز گرانہائے تصحیح جسے امام نسائی وامام ترمذی وابن ماجہ وحاکم و بیہقی وامام الائمہ ابن خزیمہ وامام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرطِ بخاری و مسلم جس میں حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دُعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے:

اللھم انی اسئلك واتوجّہ الیك بنبیك محمدٍ نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بك الٰی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضٰی لی اللھم فشفعہ فیّ[1]۔	اے اللہ ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ! میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہو کہ میری حاجت روا ہو۔الٰہی ان کے شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

[1] جامع ترمذی ابواب الدعوات باب فی انتظار الفرج وغیر ذلك امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۹۷، سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۰۰، المستدرك للحاکم کتاب الدعا مکتبہ اسلامیہ بیروت ۱/ ۵۱۹ وصحیح ابن خزیمۃ باب صلوۃ الترغیب ۲/ ۲۲۶

امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے:

انّ رجلًا كان يختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالٰی عنه فی حاجة له وكان عثمان لايلتفت اليه ولا ينظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنيف رضی الله تعالٰی عنه فشكٰی ذلك اليه فقال له عثمان بن حنيف رضی الله تعالٰی عنه ائتِ الميضاء ةفتوضّأ ثم ائت المسجد فصلّ فيه ركعتين ثم قل اللّٰهمّ انّی اسئلك و اتوجّهاليك بنبينا نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربّی فيقضی حاجتی، وتذكر حاجتك ورُح الیّ حتّی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ماقال له ثم اتٰی باب عثمان رضی الله تعالٰی عنه فجاء البوّابُ حتّٰی اخذه بيده فادخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالٰی عنه فاجلسه معه، علی الطّنفسة وقال حاجتك؟ فذكر حاجته فقضاها له ثمّ قال ماذكرت حاجتك حتی كانت هذه الساعة وقال ماكان لك من حاجةٍ فاتنا، ثم انّ الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنيف رضی الله تعالٰی عنه فقال له، جزاك الله خيرا ماكان ينظر فی حاجتی ولا يلتفت الیّ حتّٰی	یعنی ایک حاجتمند اپنی حاجت کے لیے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات فرماتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے، اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس امر کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ "الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ! میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے۔" اور اپنی حاجت ذکر کر، پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں۔ حاجتمند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لااقل کبار تابعین میں سے تھے۔) یوں ہی کیا، پھر آستانِ خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا، مطلب پوچھا، عرض کیا، فورًا روا فرمایا، اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف سے ملے اور کہا اللہ تعالٰی تمہیں جزائے خیر دے امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ

كلّمته فی فقال عثمٰن بن حنيف رضی الله تعالٰی عنه والله ماكلّمته، ولكن شهدت رسول الله لی الله تعالٰی عليه وسلم واتاه رجل ضرير فشكا اليه ذهاب بصره فقال له النبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم ائت الميضأة فتوضّأ ثمّ صل ركعتين ثم ادع بهٰذه الدعوات فقال عثمان بن حنيف رضی الله تعالٰی عنه فوالله ماتفرقنا وطال بنا الحديث حتّٰی دخل علينا الرجل كانه لم يكن به ضرّ قط[2]۔	آپ نے ان سے میری سفارش کی، عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے معاملے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمتِ اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کررہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی وہ اندھا نہ تھا۔

امام طبرانی پھر امام منذری فرماتے ہیں والحديث صحيح[3]۔ (یہ حدیث صحیح ہے)۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد عـــــہ میں اور امام ابن السنی وامام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں:

انّ ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما خدرت رجله فقيل له، اذكر احب الناس اليك فصاح يا محمداه فانتشرت[4]۔	یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا پاؤں سوگیا، کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت نے بآواز بُلند کہا۔ یا محمداہ! فوراً پاؤں کھل گیا۔

عـــــہ: ولفظ البخاری فی الادب المفرد خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل اذکر احب الناس الیک فقال یامحمد[5] اھ ۱۲ منہ۔

---

[2] الترغیب والترهیب بحواله الطبرانی الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ حدیث ۱ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۷۴ تا ۴۷۶، مجمع الزوائد بحواله الطبرانی باب صلوۃ الحاجۃ دار الکتاب بیروت ۲/ ۲۷۹

[3] الترغیب والترهیب بحواله الطبرانی الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ حدیث ۱ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۷۴ تا ۴۷۶، مجمع الزوائد بحواله الطبرانی باب صلوۃ الحاجۃ دار الکتاب بیروت ۲/ ۲۷۹

[4] عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۱۶۸ دائرۃ المعارف النعمانیہ ص ۴۷

[5] الادب المفرد حدیث ۹۶۴ مکتبۃ الاثریہ سانگلہ ص ۲۵۰

امام نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالٰی نے کتاب الازکار میں اس کی مثل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس کسی آدمی کا پاؤں سو گیا تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: تو اس شخص کو یاد کر جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، تو اس نے یا محمداہ کہا، اچھا ہو گیا[6]۔ اور یہ امر ان دو صحابیوں کے سوا اوروں سے بھی مروی ہوا۔ اہلِ مدینہ میں قدیم سے اس یا محمداہ کہنے کی عادت چلی آتی ہے۔ علامہ شہاب خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

ھذا مما تعاھدہ اھل المدینۃ[7]۔	یہ اہلِ مدینہ کے معمولات میں سے ہے۔ (ت)

حضرت بلال بن الحارث مُزنی سے قحطِ عام الرمادہ میں کہ بعد خلافتِ فاروقی ۱۸ھ میں واقع ہوا، ان کی قوم بنی مزینہ نے درخواست کی کہ ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے، انہوں نے اصرار کیا، آخر ذبح کی، کھال کھینچی تو نری سرخ ہڈی نکلی، یہ دیکھ کر بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ندا کی۔ یا محمداہ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خواب میں تشریف لاکر بشارت دی۔ ذکرہ فی الکامل[8]۔ (اس کو کامل میں ذکر کیا گیا۔ ت) امام مجتہد فقیہ اجل عبد الرحمٰن ہذلی کوفی مسعودی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتی اور اجلہ تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں سر پر بُلند ٹوپی رکھتے جس میں لکھا تھا: محمد یا منصور "اور ظاہر ہے کہ "اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ (قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے۔ ت)، ہثیم بن جمیل انطاکہ ثقات علمائے محدثین سے ہیں، انہیں امام اجل کی نسبت فرماتے ہیں:

رأیتہ وعلٰی رأسہ قلنسوتہ اطول من ذراع مکتوب فیھا مُحَمد یامنصورُ ذکرہ فی تھذیب التھذیب وغیرہ[9]۔	میں نے اُن کو دیکھا ان کے سر پر ہاتھ بھر سے لمبی ٹوپی تھی جس میں لکھا ہوا تھا۔ محمد یا منصور۔ اس کو تہذیب التہذیب وغیرہ میں ذکر کیا ہے۔ ت)

امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری کے فتاوٰی میں ہے:

سُئل عمّا یقعُ من العامّۃِ من قولھم	یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں

---

[6] الاذکار باب مایقولہ اذا خدرت رجلہ دار الکتاب العربی بیروت ص ۲۷۱

[7] نسیم الریاض شرح الشفاء فصل فیمارُوی عن السلف مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات ۳/ ۳۵۵

[8] الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ذکر القحط وعام الرمادہ دار صادر بیروت ۲/ ۵۵۶

[9] میزان الاعتدال فی نقد الرجال ترجمہ ۴۹۰۷ دار المعرفۃ للطباعۃ ۲/ ۵۷۴

عند الشدائد یا شیخ فلان ونحو ذٰلك من الاستغاثة بالانبیاء والمرسلین والصالحین وھل للمشائخ اِغاثة بعد موتھم ام لا؟ فاجاب بما نَصّه.انّ الاستغاثة بالانبیاء والمرسلین والاولیاء والعلماء الصّالحین جائزة وللانبیا ء و للرسل والاولیاء والصالحین اِغاثة بعد موتھم الخ[10]۔	کے وقت انبیاء و مرسلین واولیاء وصالحین سے فریاد کرتے اور یا شیخ فلاں (یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیاء و مرسلین واولیاء و علماء سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔الخ۔

علامہ خیر الدین رملی اُستاذ صاحبِ دُر مختار، فتاوٰی خیریہ میں فرماتے ہیں:

قولھم یا شیخ عبد القادر فھونداء فما الموجب الحرمته[11]۔	لوگوں کا کہنا کہ: یا شیخ عبدالقادر " یہ ایک ندا ہے پھر اُس کی حرمت کا سبب کیا ہے۔

سیدی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی اپنے فتاوٰی میں فرماتے ہیں:

سئلت ممن یقول فی حال الشدائد یارسول اللہ اویا علی اویا شیخ عبدالقادر مثلاً ھل ھو جائز شرعًا ام لا؟ اجبت نعم الاستغاثة بالاولیاء ونداؤھم و التوسل بھم امر مشروع وشیئ مرغوب لاینکرہ الا مکابر اومعاند وقد حرم برکة الاولیاء الکرام الخ[12]۔	یعنی مجھ سے سوال ہوا اس شخص کے بارے میں جو مصیبت کے وقت میں کہتا ہو یارسول اللہ یا علی یا شیخ عبدالقادر، مثلاً آیا یہ شرعًا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا: ہاں اولیاء سے مدد مانگنی اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسّل کرنا شروع میں جائز اور پسندیدہ چیز ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا صاحبِ عناد، اور بے شک وہ اولیاء کرام کی برکت سے محروم ہے۔

امام ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں تین اولیائے عظام کا عظیم الشان واقعہ بسندِ مسلسل

[10] فتاوٰی الرملی فی فروع الفقہ الشافعی مسائل شتّٰی دار الکتب العلمیہ بیروت ۴ /۷۳۳

[11] فتاوٰی خیریہ کتاب الکراھیة والاستحسان دار المعرفة للطباعة بیروت ۲ /۱۸۲

[12] فتاوٰی جمال بن عبداللہ بن عمر مکی

روایت کیا کہ وہ تین بھائی سواران دلاور ساکنانِ شام تھے کہ ہمیشہ راہِ خدا میں جہاد کرتے:

فاسرہ الروم مّرۃ قال لھم الملك انی اجعل فیکم الملك وازوّجکم بناتی و تدخلون فی النصرانیّۃ فابوا وقالوا یا مُحَمَّدَاہُ[13]۔	یعنی ایک بار نصاری روم انہیں قید کرکے لے گئے بادشاہ نے کہا میں تمہیں سلطنت دوں گا اور اپنی بیٹیاں تمہیں بیاہ دوں گا تم نصرانی ہو جاؤ۔ انہوں نے نہ مانا اور ندا کی یا محمداہُ۔

بادشاہ نے دیگوں میں تیل گرم کرا کر دو صاحبوں کو اس میں ڈال دیا، تیسرے کو اللہ تعالٰی نے ایک سبب پیدا فرما کر بچالیا۔ وہ دونوں چھ مہینے کے بعد مع ایک جماعت ملائکہ کے بیداری میں ان کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالٰی نے تمہاری شادی میں شریک ہونے کو بھیجا ہے انہوں نے حال پوچھا فرمایا:

ماکانت الاّ الغطسۃ التی رأیت حتّٰی خرجنا فی الفردوس۔	بس وہی تیل کا ایک غوطہ تھا جو تم نے دیکھا اس کے بعد ہم جنت اعلی میں تھے۔

امام فرماتے ہیں:

کانا مشھورین بذلك معروفین بالشام فی الزمن الاوّل۔	یہ حضرات زمانہ سلف میں مشہور تھے اور ان کا یہ واقعہ معروف۔

پھر فرمایا: شعراء نے ان کی منقبت میں قصیدے لکھے، از انجملہ یہ بیت ہے۔

سیعطی الصادقین بفضل صدق   نجاۃ فی الحیاۃ وفی الممات[14]

قریب ہے کہ اللہ تعالٰی سچے ایمان والوں کو ان کے سچ کی برکت سے حیات و موت میں نجات بخشے گا۔

یہ واقعہ عجیب، نفس و روح پرور ہے، میں بخیالِ تطویل اسے مختصر کرگیا، تمام و کمال امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور میں ہے من شاء فلیرجع الیہ (جو تفصیل چاہتا ہے اس کی طرف رجوع کرے۔ت) یہاں مقصود اس قدر ہے کہ مصیبت میں "یارسول اللہ" کہنا اگر شرک ہے تو مشرک کی مغفرت و شہادت کیسی، اور جنت الفردوس میں جگہ پائی کیا معنے، اور ان کی شادی میں

[13] شرح الصدور بحوالہ عیون الحکایات باب زیادۃ القبور و علم الموتی الخ خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۸۹

[14] شرح الصدور بحوالہ عیون الحکایات باب زیادۃ القبور و علم الموتی الخ خلافت اکیڈمی منگورہ سوات ص ۹۰

فرشتوں کو بھیجنا کیونکر معقول؟ اور ان ائمہ دین نے یہ روایت کیونکر مقبول اور ان کی شہادت و ولایت کس وجہ سے مسلم رکھی۔ اور وہ مردانِ خدا خود بھی سلفِ صالح میں تھے کہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے "کما ذکرہ فی الرّوایۃ نفسھا" (جیسا کہ خود روایت میں ذکر کیا ہے۔ت) اور طرطوس ایک ثغر ہے یعنی دارالاسلام کی سرحد کا شہر جسے خلیفہ ہارون رشید نے آباد کیا "کما ذکرہ الامام السیوطی[15] فی تاریخ الخلفاء" جیساکہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے تاریخ الخلفاء میں اس کا ذکر کیا ہے۔ت)

ہارون رشید کا زمانہ زمانہ تابعین و تبع تابعین تھا تو یہ تینوں شہدائے کرام اگر تابعی نہ تھے لا اقل تبع تابعین سے تھے واللہ الھادی (اور اللہ ہی ہدایت دینے والا ہے۔ت)

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربۃٍ کشفت عنه و من نادی باسمی فی شدۃ فرجت عنه من توسّل بی الی اللہ عزوجل فی حاجَۃٍ قضیت له و من صلّی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃٍ بعد الفاتحۃ سورۃ اخلاص اِحدٰی عشرۃ مرّۃً ثم یصلّی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم بعد السلام ویسلم علیه ویذکر نی ثم یخطوالٰی جھۃ العراق احدٰی عشرۃ خطوۃ یذکرھا اسمی ویذکر حاجتہ فانھا تقضٰی باذن اللہ[16]۔	یعنی جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ تعالٰی کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے۔ اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اس کی وہ حاجت روا ہو اللہ کے اذن سے۔

[15] شرح الصدور باب زیارۃ القبور مصطفی البابی مصر ص ۸۹

[16] بھجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراھم مصطفی البابی مصر ص ۱۰۲، زبدۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ ومریدیہ ومحبیہ بکسلنگ کمپنی بمبئی ص ۱۰۱

اکابر علمائے کرام واولیائے عظام مثل امام ابوالحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی وامام عبداللہ بن اسد یافعی مکّی، مولانا علی قاری مکی صاحبِ مرقاۃ شرح مشکوۃ، مولٰینا ابوالمعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبدالحق محدثِ دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اپنی تصانیف جلیلہ بہجۃ الاسرار وخلاصۃ المفاخر ونزہۃ الخاطر وتحفہ قادریہ وزبدۃ الآثار وغیرہا میں یہ کلمات رحمت آیات حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نقل وروایت فرماتے ہیں۔

یہ امام ابوالحسن نور الدین علی مصنفِ بہجۃ الاسرار شریف اعاظمِ علماء وآئمۃ قراء ت واکابر اولیاء وساداتِ طریقت سے ہیں، حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالٰی عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں، امام اجل حضرت ابوصالح نصر قدس سرہ، سے فیض حاصل کیا انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق نور اللہ مرقدہ، سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضورپُر نور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے،

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں: یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم وشریف ومشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قراء ت سے عالم معروف ومشہور اور ان کے احوالِ شریفہ عہ کتابوں میں مذکور ومسطور[17]۔

امام شمس الدین ذہبی کہ علمِ حدیث واسماء الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کے مدائح لکھے۔

امام محدث محمد بن محمد بن الجزری مصنفِ حصن حصین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں ہیں انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند واجازت حاصل کی[18]۔

ان سب باتوں کی تفصیل اور اس نماز مبارک کا دلائل شرعیہ واقوال وافعالِ علماء واولیاء سے ثبوتِ جلیل فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ، کے رسالہ انہار الانوار من یم صلوۃ الاسرار میں ہے۔

فعلیك بماتجد فیها مایشفی الصدور	اس رسالہ کا مطالعہ تجھ پر لازم ہے اس میں تُو

عہ: امام جلال الدین سیوطی نے ان جناب کو الامام الاوحد لکھا یعنی امام یکتا بے نظیر ۱۲ منہ۔

[17] زبدۃ الآثار بکسلنگ کمپنی بمبئی ص ۲

[18] زبدۃ الآثار بکسلنگ کمپنی بمبئی ص ۲

ویکشف العمٰی والحمدللہ ربّ العلمین۔	وہ کچھ پائے گا جو دلوں کو شفا دیتا ہے اور اندھا پن کو دور کرتا ہی اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(ت)

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ ربانی کتاب مستطاب "**لواقح الانوار فی طبقات الاخیار**" میں فرماتے ہیں: سیدی محمد غمری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لیے جاتے تھے ان کے جانور کا پاؤں پھسلا، باآواز پکارا یا سیدی محمد یا غمری، ادھر ابن عمر حاکمِ صعید کو بحکم سلطان چقمق قید کیے لیے جاتے تھے، ابن عمر نے فقیر کا نداء کرنا سُنا، پوچھا یہ سیدی محمد کون ہیں؟ کہا میرے شیخ کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں، **یا سیدی یا غمری لاحِظنی** اے میرے سردار اے محمد غمری! مجھ پر نظر عنایت کرو، ان کا یہ کہنا کہ حضرت سیّدی محمد غمری رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے اور مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی، مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا[19]۔

اسی میں ہے: سیدی شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے حجرہ خلوت میں وضو فرمارہے تھے ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کے غائب ہو گئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے، ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع اور ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ تعالٰی حضرت کو جزائے خیر دی جب چور میرے سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا۔ "**یاسیدی محمد یا حنفی**" اُسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینہ پر لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا اور مجھے یہ برکتِ حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی[20]۔

[19] لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۴ الشیخ محمد الغمری مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۸۸

[20] لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۵ سیدنا و مولانا شمس الدین حنفی مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۹۵

اسی میں ہے:

ولیِ ممدوح قدس سرّہ کی زوجہ مقدسہ بیماری سے قریبِ مرگ ہوئیں تو وہ یوں ندا کرتی تھیں: "یاسیدی احمد یا بدویُّ خاطرك معی"اے میرے سردار اے احمد بدوی ! حضرت کی توجہ میرے ساتھ ہے۔ایک دن حضرت سیدی احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں،کب تک مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کرے گی تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحبِ تمکین (یعنی اپنے شوہر) کی حمایت میں ہے،اور جو کسی ولیِ کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے ہم اس کی نداء پر اجابت نہیں کرتے،یوں کہہ یا سیدی محمد یا حنفی کہ یہ کہے گی تو اللہ تعالیٰ تجھے عافیت بخشے گا۔ان بی بی نے یونہی کہا،صبح کو خاصی تندرست اُٹھیں،گویا کبھی مرض نہ تھا[21]۔اسی میں ہے حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرضِ موت میں فرماتے تھے۔

من کانت حاجۃ فلیأت الی قبری و یطلب حاجته اقضھاله فانّ ما بینی و بینکم غیر ذراعٍ من تراب وکل رجل یحجبه عن اصحٰبه ذراع من تراب فلیس برجل[22]۔	جسے کوئی حاجت ہو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر حاجت مانگے میں رَوا فرمادوں گا کہ مجھ میں تم میں یہی ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کردے وہ مرد کاہے کا۔

اسی طرح حضرت سیدی محمد بن احمد فرغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال شریفہ میں لکھا:

کان رضی اللہ تعالٰی عنه یقول انا من المتصرفین فی قبورھم فمن کانت له حاجة فلیأت الی قبالة وجھی ویذکرھا الی اقضھاله[23]۔	فرمایا کرتے تھے میں اُن میں ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو میرے پاس میرے چہرہ مبارک کے سامنے حاضر ہو کر مجھ سے اپنی حاجت کہے میں روا فرمادوں گا۔

اسی میں ہے:

مروی ہوا ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو

---

[21] لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۵ سیدنا و مولٰنا شمس الدین الحنفی مصطفی البابی مصر ۲/ ۹۶

[22] لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۵ سیدنا و مولٰنا شمس الدین الحنفی مصطفی البابی مصر ۲/ ۹۶

[23] الو قح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۹ الشیخ محمد بن احمد الفرغل مصطفی البابی مصر ۲/ ۱۰۵

فرماتے ہیں ایک کھڑاؤں بلاد مشرق کی طرف پھینکی، سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ کھڑاؤں ان کے پاس تھی انہوں نے حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدوضع نے ان کی صاحبزادی پر دست درازی چاہی، لڑکی کو اس وقت اپنے باپ کے پیر و مرشد حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی "یاشیخ ابی لاحظنی "اے میرے باپ کے پیر مجھے بچائیے، یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاؤں آئی لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاؤں اُن کی اولاد میں اب تک موجود ہے[24]۔ اسی میں سیدی موسٰی ابو عمران رحمہ اللہ تعالٰی کے ذکر میں لکھتے ہیں:

کان اذا ناداہُ مریدہ. اجابه من مسیرۃ سنۃٍ اوا کثر[25]۔	جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں نداء کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے بھی زائد۔

حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار شریف میں ذکر مبارک حضرت سید اجل شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ الانصاری القادری الشطاری الحسینی رضی اللہ تعالٰی عنہ میں حضرت ممدوح کے رسالہ مبارکہ شطاریہ سے نقل فرماتے ہیں:

ذکرِ کشفِ ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق ست، یک طریق آنست یا احمد را در راستا بگوید و یا محمد را در چپا بگوید و در دل ضرب کند یا رسول اللہ طریق دوم آنست کہ یا احمد را در راستا گوید و چپا یا محمد و در دل وہم کند یا مصطفٰی دیگر ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ شش طرفی ذکر کند کشف جمیع ارواح شود دیگر اسمائے	کشف ارواح کے ذکر یا احمد و یا محمد میں دو طریقے ہیں پہلا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل پر یارسول اللہ کی ضرب لگائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یا احمد دائیں طرف اور یا محمد بائیں طرف سے کہتے ہوئے دل میں یا مصطفٰی کا خیال جمائے۔ اس کے علاوہ دیگر اذکار یا محمد، یا احمد، یا علی، یا حسن، یا حسین، یا فاطمہ کا چھ طرفی ذکر کرنے سے

[24] الو قح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۲۶ الشیخ محمد بن احمد الفرغل مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۱۰۲

[25] الو قح الانوار فی طبقات الاخیار ترجمہ ۳۱۳ الشیخ محمد بن احمد الفرغل مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۲۱

ملائکہ مقرب ہمیں تاثیر دارند یا جبریل، یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل چہار ضربی، دیگر ذکر اسم شیخ یعنی بگوید یا شیخ یا شیخ ہزار بار بگوید کہ حرفِ نداء را از دل بکشد طرف راست ابرد و لفظ شیخ را در دل ضرب کند[26]۔	تمام ارواح کا کشف حاصل ہوجاتا ہے۔ مقرب فرشتوں کے ناموں کا ذکر بھی تاثیر رکھتا ہے، یا جبرائیل، یا میکائیل، یا اسرافیل، یا عزرائیل کا چار ضربی ذکر کرے، نیز اسم شیخ کا ذکر کرتے ہوئے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اس طرح کرے کہ حرفِ ندا کو دل سے کھینچتے ہوئے دائیں طرف لے جائے اور لفظِ شیخ سے دل پر ضرب لگائے۔(ت)

حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمٰن مولانا جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العلی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ مولانا روح اللہ روحہ، نے قریب انتقال ارشاد فرمایا:

از رفتنِ من غمناک مشوید کہ نور منصور رحمۃ اللہ تعالٰی بعد از صد و پنجاہ سال بر روح شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالٰی تجلّی کرد و مرشد او شد[27]۔	ہمارے جانے سے غمگین مت ہوں کہ حضرت منصور علیہ الرحمہ کا نور ایک سو پچاس سال بعد شیخ فرید الدین عطار کی روح پر تجلی کرتے ہوئے ان کا مرشد ہوگیا۔(ت)

اور فرمایا:

در ہر حالتے کہ باشید مرا یاد کنید تا من شمارا مِمد باشم در ہر لباسے کہ باشم[28]۔	تم جس حالت میں رہو مجھے یاد کرو تاکہ میں تمہارا مددگار بنوں میں چاہے جس لباس میں ہوں۔(ت)

اور فرمایا:

در عالم مارا دو تعلق ست، یکے بہ بدن و یکے بشما، و چوں بہ عنایتِ حق سبحانہ وتعالٰی فرد و مجرد شوم و	دنیا میں ہمارے دو تعلق ہیں ایک بدن کے ساتھ اور دوسرا تمہارے ساتھ، جب حق تعالٰی کی عنایت سے میں فرد و مجرد ہوجاؤں گا اور عالمِ

[26] اخبار الاخبار ترجمہ شیخ بہاؤ الدین ابراہیم عطاء اللہ انصاری مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ص ۱۹۹، نفحات الانس ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی ص ۴۶۲ و ۴۶۳

[27] نفحات الانس ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی ص ۴۶۲ و ۴۶۳

[28] نفحات الانس ترجمہ مولانا جلال الدین رومی، کتاب فروشی محمودی ص ۴۶۲ و ۴۶۳

عالم تجرید و تفرید روئے نماید آں تعلق نیز ازآں شما خواہد بود[29]۔	تفرید و تجرید ظاہر ہو جائے گا تو یہ تعلق بھی تمہارے لیے ہوگا۔(ت)

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اطیب النغم فی مدح سیّد العرب والعجم میں لکھتے ہیں۔

وصلّی علیك اللہ یا خیر خلقه ۔۔۔ ویا خیر مامول ویا خیرَ واهب

ویا خیر من یرجٰی لکشف رزیّةٍ ۔۔۔ ومن جودہ قدفاق جود السحائب

وانت مجیری من هجوم مُلمّةٍ ۔۔۔ اذا انشبت فی القلب شرّ المخالب[30]

اور خود اس کی شرح وترجمہ میں کہتے ہیں:

(فصل یازدہم در ابتہال بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) رحمتِ فرستد برتو خدائے تعالٰی اے بہترین خلقِ خدا، واے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود،اے بہترین عطا کنندہ وائے بہترین کسیکہ امید داشتہ باشد برائے ازالہ مصیبتے واے بہترین کسیکہ سخاوتِ او زیادہ است از باراں، بارہا گواہی مید ہم کہ تو پناہ دہندہ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتے کہ بخلاند در دل بدترین چنگالہارا[31] اھ ملخصًا	(گیارھویں فصل حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں عاجزانہ فریاد کے بارے میں) اے خلقِ خدا سے بہتر! آپ پر اللہ تعالٰی درود بھیجے،اے بہترین شخص جس سے امید کی جاتی ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے اے بہترین شخص کہ مصیبت کو دور کرنے میں جس سے امید رکھی جاتی ہے،اور جس کی سخاوت بارش پر فوقیت رکھتی ہے۔آپ ہی مجھے مصیبتوں کے ہجوم سے پناہ دینے والے ہیں جب وہ میرے دل میں بدترین پنجے گاڑتی ہیں۔(ت)

اسی کے شروع میں لکھتے ہیں:

ذکر بعد حوادث زماں کہ دراں حوادث لابدست از استمداد بروح آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[32]۔	بعض حوادثِ زمانہ کا ذکر جن حوادث میں حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی روح اقدس سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ت)

---

[29] نفحات الانس ترجمہ مولانا جلال الدین الرومی کتاب فروشی محمودی ص ۴۶۲ و ۴۶۳

[30] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل یازدہم مجتبائی دہلی ص ۲۲

[31] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل یازدہم مجتبائی دہلی ص ۲۲

[32] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل اول مجتبائی دہلی ص ۲

اسی کی فصل اول میں لکھتے ہیں:

بہ نظر نمی آید مرامگر آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے[33]۔	مجھے حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سوا کوئی نظر نہیں آتا کیونکہ ہر سختی میں غمزدوں کی پناہ گاہ آپ ہی ہیں۔(ت)

یہی شاہ صاحب قصیدہ "مدحیہ حمزیہ" میں لکھتے ہیں:

ینادی ضارعًا لخضوع قلب　　وذلّ وابتھال والتجاء

رسول اللہ یاخیر البرایا　　نوالك ابتغی یوم القضاء

اذا ما حلّ خطب مدلھم　　فانت الحصن من کل البلاء

الیك توجھی وبك استنادی　　وفیك مطامعی وبك ارتجائی[34]

اور خود ہی اس کی شرح وترجمہ میں لکھتے ہیں:

فصل ششم در مخاطبہ جناب عالی علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات والتسلیمات ندا کند زادوخوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بے قدری خود بہ اخلاص در مناجات وبہ پناہ گرفتن بایں طریق کہ اے رسولِ خدا اے بہترین مخلوقات عطائے مے خواہم روز فیصل کردن، وقتے کہ فرود آید کار عظیم درغایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست روآوردن من وبہ تست پناہ گرفتن من ودر تست امید داشتنِ من اھ ملخصًا[35]"	چھٹی فصل عالی مرتبت سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو پکارنے کے بیان میں۔آپ پر بہترین درود اور کامل ترین سلام ہو۔ذلیل و خوار شخص شکستہ دل،ذلت و رسوائی عجزو انکسار کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہوئے یوں پکارتا ہے،اے اللہ تعالٰی کے رسول،اے بہترین خلق ! میں فیصلے کے دن آپ کی عطا کا طلبگار ہوں،جب انتہائی اندھیرے میں بہت بڑی مصیبت نازل ہو تو ہر بلائیں پناہ گاہ تو ہی ہے۔میری توجہ تیری طرف ہے، تجھ ہی سے میں پناہ لیتا ہوں، تجھ ہی سے طمع و امید رکھتا ہوں اھ ملخصًا(ت)

---

[33] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل اول مجتبائی دہلی ص ۴

[34] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل ششم مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۳

[35] اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم فصل ششم مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۳و ۳۴

یہی شاہ صاحب "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں قضائے حاجت کے لیے ایک ختم کی ترکیب یوں نقل کرتے ہیں۔

اوّل دو رکعت نفل، بعد ازاں یک صدو یازدہ بار درود و بعدازاں یک صدو یازدہ بار کلمہ تمجید ویک صدو یازدہ بار شیئًا للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی[36]۔	پہلے دو رکعت پڑھے پھر ایک سو گیارہ بار درود شریف، ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید، پھر ایک سو گیارہ بار یہ پڑھے، اے شیخ عبدالقادر جیلانی خدارا کچھ عطافرمائیں۔ (ت)

اسی انتباہ سے ثابت کہ یہی شاہ صاحب اور ان کے شیخ واستاذ حدیث مولانا طاہر مدنی جن کی خدمت میں مدتوں رہ کر شاہ صاحب نے حدیث پڑھی اور ان کے شیخ واستاذ ووالد مولٰینا ابراہیم کُردی اور ان کے استاذ الاستاذ مولٰینا احمد نخلی کہ یہ چاروں حضرات بھی شاہ صاحب کے اکثر سلاسلِ حدیث میں داخل اور شاہ صاحب کے پیر و مرشد شیخ محمد سعید لاہوری جنہیں انتباہ میں "شیخ معمر ثقہ کہا اور اعیان مشائخ طریقت سے گنا اور ان کے پیر شیخ محمد اشرف لاہوری اور ان کے شیخ مولینا عبدالمالک اور ان کے مرشد شیخ بایزید ثانی اور شیخ شناوی کے پیر حضرت سید صبغۃ اللہ بروجی اور ان دو صاحبوں کے پیر و مرشد مولانا وجیہ الدین علوی شارح ہدایہ و شرح وقایہ اور ان کے شیخ حصرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہم رحمۃ الملک الباری، یہ سب اکابر نادِ علی کی سندیں لیتے اور اپنے تلامذہ و مستفیدین کو اجازتیں دیتے اور یا علی یا علی کا وظیفہ کرتے وللہ الحجۃ السامیہ، جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسالہ "انہار الانوار وحیات الموات فی بیان سماع الاموات" کی طرف رجوع کرے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے بُستان المحدثین میں حضرتِ ارفع واعلٰی امام العلما نظام الاولیا

نوٹ: الانتباہ دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلے حصہ میں سلاسلِ طریقت بیان کیے گیے ہیں اور دوسرے حصہ میں فقہ وحدیث کی سندیں بیان کی گئی ہیں دوسرا حصہ مکتبہ سلفیہ لاہور نے "وصّاف النبیہ "کے نام سے شائع کیا تھا، ناشر نے مقدمہ میں تصریح کی ہے کہ اس حصہ کا ایک باب نہیں مل سکا اور وہ کچھ ضروری بھی نہ تھا، غالبًا یہ حوالہ اسی "غیر ضروری" حصہ میں قلم زد ہوگیا ہے ۱۲ اشرف قادری

---

[36] الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

حضرت سیدی احمد زرّوق مغربی قدس سرہ استاذ شمس الدین لقانی و امام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدالِ سبعہ و محققین صوفیہ سے ہیں، شریعت و حقیقت کے جامع، باوصف عُلوّ باطن، ان کی تصانیف علومِ ظاہری میں بھی نافع و مفید وبکثرت ہیں، اکابر علماء فخر کرتے ہیں کہ ہم ایسے جلیل القدر عالم و عارف کے شاگرد ہیں، یہاں تک کہ لکھا: "بالجملہ مردے جلیل القدر ے ست کہ مرتبہ کمالِ اُوفوق الذکراست"۔

خلاصہ یہ کہ وہ بڑی قدر و منزلت والے بزرگ ہیں کہ ان کا مقام و مرتبہ ذکر سے ماوراء ہے۔ (ت)

پھر اس جناب جلالت مآب کے کلام سے دو بیتیں نقل کیں کہ فرماتے ہیں۔

انا لمریدی جامع لشتاتہ   اذا ماسطا جورُ الزمان بنکبتہ

وان کنت فی ضَیقٍ وکربٍ ووحشۃٍ   فناد بیازرّوقُ اٰت بسُرعتہ[37]

یعنی میں اپنے مرید کی پریشانیوں میں جمعیت بخشنے والا ہوں جب ستمِ زمانہ اپنی نحوست سے اس پر تعدی کرے اور تو تنگی و تکلیف و وحشت میں ہو تو یوں نداء کر: یازروق میں فوراً آموجود ہوں گا۔

علامہ زیادی، پھر علامہ اجھوری صاحبِ تصانیفِ کثیرہ مشہورہ پھر علامہ داوٗدی محشّیٰ شرح منہج، پھر علامہ شامی صاحبِ ردالمحتار حاشیہ درمختار گم شدہ چیز ملنے کے لیے فرماتے ہیں کہ: بُلندی پر جا کر حضرت سیّدی احمد بن علوان یمنی قدس سرہ، کے لیے فاتحہ پڑھے پھر انہیں نداء کرے کہ یا سیدی احمد یاابن علوان[38]۔

شامی مشہور و معروف کتاب ہے، فقیر نے اس کے حاشیہ کی یہ عبارت اپنے رسالہ حیاۃ الموات کے ہامش تکملہ پر ذکر کی۔

غرض یہ صحابہ کرام سے اس وقت تک کے اس قدر ائمہ اولیاء و علماء ہیں جن کے اقوالِ فقیر نے ایک ساعتِ قلیلہ میں جمع کیے۔ اب مشرک کہنے والوں سے صاف صاف پوچھنا چاہیے کہ

[37] بستان المحدثین حاشیہ سید زروق فاسی علیا لنجاری ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۲

[38] حواشی الشامی علی ردالمحتار کتاب اللقطہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۲۴

عثمان بن حنیف وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے لے کر شاہ ولی اللہ وشاہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے اساتذہ ومشائخ تک سب کو کافر ومشرک کہتے ہو یا نہیں؟ اگر انکار کریں تو الحمدللہ ہدایت پائی اور حق واضح ہوگیا اور بے دھڑک ان سب پر کفر وشرک کا فتوٰی جاری کریں تو ان سے اتنا کہئے کہ اللہ تمہیں ہدایت کرے۔ ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو تو کسے کہا اور کیا کچھ کہا "انّا للہ وانّا الیہ راجعون" اور جان لیجئے کہ مذہب کی بنا پر صحابہ سے لے کر اب تک کے اکابر سب معاذ اللہ مشرک وکافر ٹھہریں۔ وہ مذہب خدا و رسول کو کس قدر دشمن ہوگا۔

صحیح حدیثوں میں آیا کہ "جو مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہے"[39]۔

اور بہت ائمہ دین نے مطلقًا اس پر فتوٰی دیا جس کی تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ "النہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید" میں ذکر کی۔ ہم اگرچہ بحکم احتیاط تکفیر نہ کریں تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ ایک گروہ ائمہ کے نزدیک یہ حضرات کہ یارسول اللہ ویا علی ویا حسین ویا غوث الثقلین کہنے والے مسلمانوں کو کافر ومشرکین کہتے ہیں خود کافر ہیں تو ان پر لازم کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔ درمختار میں ہے:

مافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار و التوبۃ وتجدید النکاح[40]۔	اور جس چیز کے کفر میں اختلاف ہو اس کے مرتکب کو استغفار وتوبہ اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (ت)

فائدہ: حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نداء کرنے کے عمدہ دلائل سے "**التحیات**" ہے جسے ہر نمازی ہر نماز کی دو رکعت پر پڑھتا ہے اور اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے عرض کرتا ہے السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

اگر ندا معاذ اللہ شرک ہے، تو یہ عجب شرک ہے کہ عین نماز میں شریک وداخل ہے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اور یہ جاہلانہ خیال محض باطل کہ التحیات زمانہ اقدس سے ویسے ہی چلی آتی ہے تو مقصود ان لفظوں کی ادا ہے نہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ

[39] صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱، صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال الایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۷

[40] الدرالمختار کتاب الجہاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹

وسلم کی نداء حاشا وکلا شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ایسا ذکر نہیں رکھا ہے جس میں صرف زبان سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مراد نہ ہوں، نہیں نہیں بلکہ قطعًا یہی درکار ہے۔ التحیاتُ للّٰہ والصلوات سے حمدِ الٰہی کا قصد رکھے اور السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سے یہ ارادہ کرے کہ اس وقت میں اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سلام کرتا اور حضور سے بالقصد عرض کر رہا ہوں کہ سلام حضور اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ فتاوائے عالمگیری میں شرح قدوری سے ہے:

لابدّ من ان یقصد بالفاظ التشھد معا نیھا التی وضعت لھا من عندہ کانہ یُحیّ اللہ تعالٰی ویسلم علی النبی صلی اللہ تعالٰی علی وسلم وعلٰی نفسہ وعلٰی اولیاء اللہ تعالٰی [41]۔	تشہد کے الفاظ سے ان معانی کا قصد کرنا ضروری ہے جن کے لیے ان الفاظ کو وضع کیا گیا ہے اور جو نمازی کی طرف سے مقصود ہوں ہوں۔ گویا کہ نمازی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں نذرانہ عبادت پیش کر رہا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ و سلم پر، خود اپنی ذات پر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیج رہا ہے۔ (ت)

تنویر الابصار اور اس کی شرح دُرمختار میں ہے:

(ویقصد بالفاظ التشھد) معانیھا مرادۃ لہ علٰی وجہ (الانشاء) کانہ یحیّ اللہ تعالٰی ویسلم علٰی نبیہ و علٰی نفسہ واولیائہ (لاالاخبار) عن ذلک ذکرہ فی المجتبٰی [42]۔	الفاظِ تشہد سے اُن کے معانی مقصودہ کا بطور انشآء قصد کرے، گویا کہ وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اظہارِ بندگی کر رہا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، خود اپنی ذات اور اولیاء اللہ پر سلام بھیج رہا ہے، ان الفاظ سے حکایت و خبر کا قصد نہ کرے اس کو مجتبٰی میں ذکر کیا ہے۔ (ت)

علامہ حسن شرنبلالی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں:

یقصد معانیہ، مرادۃً لہ، علٰی	قصد کرے معنی مقصودہ کا بایں طور کہ نمازی

[41] الفتاوٰی الھندیۃ کتاب الصلوۃ الفصل الثانی نورانی کتب خانہ پشاور ۱/ ۷۲

[42] الدر المختار شرح تنویر الابصار کتاب الصلوۃ باب صفۃ الصلوۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۷۷

اَنَّہ یُنْشِئُھَا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا مِنْہ[43]۔	اپنی طرف سے تحیّہ اور سلام پیش کررہا ہے۔ت)

اسی طرح بہت علماء نے تصریح فرمائی۔اس پر بعض سفہائے منکرین یہ عذر گھڑتے ہیں کہ صلوۃ وسلام پہنچانے پر ملائکہ مقرر ہیں توان میں ندا جائز اور ان کے ماوراء میں ناجائز، حالانکہ یہ سخت جہالت بے مزہ ہے قطع نظر بہت اعتراضوں سے جو اس پر وارد ہوتے ہیں ان ہوشمندوں نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ صرف درود وسلام ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام اقوال وافعال واعمال روزانہ دووقت سرکار عرش وقار حضور سیدالابرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں عرض کیے جاتے ہیں۔احادیث کثیرہ میں تصریح ہے کہ مطلقًا اعمالِ حسنہ وسیّہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، اور یونہی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور والدین واعزاء واقارب سب پر عرضِ اعمال ہوتی ہے۔فقیر نے اپنے رسالہ "سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" میں وہ سب حدیثیں جمع کیں، یہاں اسی قدر بس ہے کہ امام اجل عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

لیس من یومٍ الاوتعرض علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعمال اُمّتہ غدوۃ وعشیاً فیعرفھم بسیماھم و اعمالھم[44]۔	یعنی کوئی دن ایسا نہیں جس میں سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اعمالِ اُمت ہر صبح وشام پیش نہ کیے جاتے ہوں، تو حضور کا اپنے امتیوں کو پہچاننا ان کی علامت اور ان کے اعمال دونوں وجہ سے ہے۔(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی آلہ وصحبہ وشرف وکرم)۔

فقیر غفراللہ تعالٰی لہ، بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لیے اسی قدر دانی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

اکفنا شر المضلین یا کافی وصلّ علٰی سیّدنا ومولٰینا محمدن الشافی واٰلہ وصحبہ حُماۃِ الدین	اے کفایت فرمانے والے ! ہماری طرف سے گمراہ کرنے والوں کے شر کا دفاع فرما۔ہمارے آقا و مولٰی محمد مصطفٰی پر درود نازل فرما

[43] مراقی الفلاح علی ھامش حاشیۃ الطحطاوی کتاب الصلوۃ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۵۵

[44] المواھب اللدنیہ بحوالہ ابن المبارک عن سعید ابن مسیب المقصد الرابع الفصل الثانی بیروت ۲ /۶۹۷

الصافی اٰمین والحمدللہ رب العالمین۔	جو شفاء عطا فرمانے والے ہیں اور آپ کے آلِ واصحاب پر جو دین صافی کے حمایتی ہیں آمین والحمدللہ رب العالمین۔

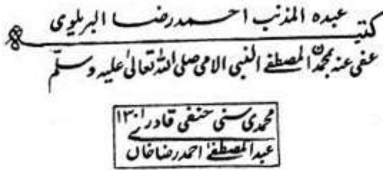

رسالہ

انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ

ختم ہوا۔